Digitized by Khilafat Library Rabwah

58

فون ۲۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ ۲۳ وفا ۱۳۵۱ ہش ۲۳ جولائی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۶۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر ایک ذرّہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دُور کر دے گی

اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبّر، یا ریاء یا خود پسندی یا کسل ہو تو تم ایسی چیز نہیں کہ قبول کے لائق ہو

"بہت ہیں جو حِلم ظاہر کرتے ہیں مگر وُہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اُوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے اُنکی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبّر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دُنیا سے دِل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اُسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اسکے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دُنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دُھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخکنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وُہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اُس کو دھوکا دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دُور کر دیگی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبّر ہے یا ریاء ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لیکر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پُورا پُورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کریگا تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وُہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل کرو تا تم بخشے جاؤ۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۱ و ۱۲)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کیلئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۲ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے اسلام کے نقطۂ نگاہ سے محنت کی اہمیت پر بہت پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے بتایا اسلام نے محض محنت پر زور نہیں دیا ہے بلکہ محنت کے دو ایسے معیار بیان کئے ہیں جن سے محنت کے مفہوم میں بے انتہا وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ دو معیار ہیں جہاد اور احسان۔

جہاں تک جہاد کا تعلق ہے حضور نے ہر قسم کے جہاد یعنی جہاد اکبر (ہوائے نفس کے خلاف جہاد)، جہاد کبیر (قرآنی انوار سے شیطانی ظلمتوں کے خلاف جہاد)، جہاد اصغر (اسلام کو طاقت کے ذریعہ مٹانے والوں کے خلاف طاقت کے ذریعہ جہاد) کی نوعیت ان کے باہمی تعلق اور ان کی نسبتی اہمیت کو نہایت پُر معارف انداز میں واضح فرمانے کے بعد بتایا کہ ان تینوں جہادوں میں جس چیز کو قدر مشترک کی حیثیت حاصل ہے وہ ہے انتہائی محنت کیونکہ جہاد کہتے ہی ہیں انتہائی کوشش اور محنت کو۔ جب تک کوشش کو انتہا تک نہ پہنچایا جائے ایسی کوشش اور محنت جہاد نہیں کہلا سکتی۔ پس اسلام نے محض محنت کی نہیں بلکہ حسب استعداد انتہائی کوشش اور انتہائی محنت کی تعلیم دی ہے۔

احسان کے تعلق میں حضور نے بتایا کہ احسان کے ایک معنے ذات و صفاتِ باری کی معرفت میں ترقی کرکے اسکے مطابق اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ استعدادوں کو ترقی دینا ہیں تاکہ انتہائی محنت کا معیار مرنے دم تک روز بروز بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے اور اس میں کہیں بھی ٹھہراؤ یا ٹھناؤ کی کیفیت پیدا نہ ہونے پائے۔ اس طرح انتہائی محنت ہر روز ایک نئی بلندی سے ہمکنار ہو کر انسان کو اوپر ہی اوپر لے جاتی ہے اسکے نیچے گرنے یا کسی ایک جگہ پر ٹھہرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

خطبہ کے آخر میں حضور نے فرمایا ہمیں ایک تو ہر روز اتنی محنت کرنی چاہیئے جو اُس روز کے انتہائی کمال کو پہنچی ہو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت میں مسلسل ترقی کرکے اور اس کے مطابق اپنی استعدادوں کو ترقی دے کر اپنے محنت کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنا چاہیئے کہ محنت کا انتہائی کمال روز بروز اونچا ہوتا چلا جائے۔ اس کے بغیر ہم محنت کے اسلامی معیار پر پورا اترنے والے نہیں بن سکتے۔

پبلشر:- مسعود احمد ٭ پرنٹر:- سید عبدالحی ٭ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ٭

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ وفا ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر قوموں کی تقلید نہ کرنے کا حکم اور اسکی حکمت

ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کامیابی و ترقی اور سربلندی و سرفرازی کو اتباعِ قرآن کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے۔ ان کے لئے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ قرآن سے روگردانی اختیار کر کے دنیا میں ترقی کر سکیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے انہیں جہاں اتباعِ قرآن کی پُرزور تلقین فرمائی ہے وہاں ساتھ ہی انہیں غیر مسلم اقوام، اُن کے مخصوص اطوار اور ان کے خود ساختہ اصولوں کی کسی حال میں بھی پیروی نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

یہ حکم ایک بہت بڑی حکمت پر مبنی ہے اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں اور کافروں کے ساتھ جداگانہ بنیادوں پر سلوک فرماتا ہے۔ سلوک کی نوعیت میں اختلاف اور اسکی حکمت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت سے کمزور ایمان مسلمان قرآنی ہدایات کو پسِ پُشت ڈالتے ہوئے غیروں کی تقلید اور پیروی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ پس اس سے کہ غیروں کی تقلید کے میلان اور اس کی وجوہات معلوم کی جائیں مسلمانوں اور کافروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک کی جداگانہ نوعیت اور اسکی حکمت سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ یہ اختلاف اسی نوعیت کا ہوتا ہے جس نوعیت کا اختلاف ایک ماں کے اپنے بچے کے ساتھ سلوک اور دوسرے کے بچے کے ساتھ سلوک میں قدرتی طور پر پایا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر ایک ماں اس امر کا خاص خیال رکھتی ہے کہ اس کا بچہ کوئی نازیبا حرکت نہ کرے اور اگر اُس سے کوئی نازیبا حرکت سرزد ہوتی ہے تو وہ اُسے ٹوکتی ہے اور اگر باز نہ آئے تو وہ اصلاح کی غرض سے مناسب سرزنش اور سزا سے بھی دریغ نہیں کرتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ سنبھل جاتا ہے اور اپنی اصلاح کر لیتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر دوسرے بچے ویسی ہی نازیبا حرکت کریں تو وہ انہیں عام رنگ میں منع کرنے کے سوا اُن سے زیادہ باز پرس نہیں کرتی اور اگر وہ باز نہ آئیں تو وہ اُنہیں اُن کے حال پر چھوڑ دیتی ہے۔ وہ ڈھیل ملنے پر اور زیادہ دلیر ہو جاتے ہیں اور اپنی اس آزادی کو ایک نعمت تصوّر کرتے ہوئے اور زیادہ بگڑتے چلے جاتے ہیں اور بالآخر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ اپنے کئے کی سزا پا لیتے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ مسلمان جنہیں اس نے اتباعِ قرآن کی وجہ سے خیرِ اُمت قرار دیا ہے قرآن سے رُوگردانی اختیار کر کے غلط راہ پر گامزن ہوں۔ وہ ان کی غفلت پر انہیں خبردار کرتا ہے اور اگر باز نہ آئیں تو اُن کی بھلائی کے پیشِ نظر انہیں ایسے ابتلاؤں سے دوچار کرتا ہے جو تازیانہ کی حیثیت رکھتے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح ایک ماں اپنے پیارے بچے کو سزا دیتی ہے۔ برخلاف اس کے وہ کافروں اور نافرمانوں کو جو اس سے اپنا تعلق منقطع کر کے شیطان سے ناطہ جوڑ لیتے ہیں، ان کی سرکشی پر فوری گرفت نہیں کرتا بلکہ اُنہیں ڈھیل پر ڈھیل دیتا چلا جاتا ہے۔ غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ اس مہلت سے فائدہ اُٹھا کر راہِ راست پر آجائیں۔ پہلے وہ انہیں کسی قدر تنگی اور مصیبت کے حالات سے دوچار کر کے اُنہیں مہلت دیتا ہے کہ وہ تضرع اختیار کریں اور اس کی جناب میں جھکیں لیکن جب وہ اس تکلیف اور مصیبت کو بھی خاطر میں نہیں لاتے اور سرکشی میں اور بھی بڑھ جاتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ انہیں خوشحالی کے فتنہ میں مبتلا کر کے اور زیادہ بے راہ روی اختیار کرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیتا ہے۔ اس مرحلہ پر وہ پوری طرح شیطان کے پنجۂ اسیری میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ دولت کی فراوانی اور مادی ترقیوں کی بھرمار پر نازاں ہو کر وہ اپنی بداعمالیوں اور فتنہ انگیزیوں میں اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ بالآخر اُن کی تباہی کی گھڑی آ پہنچتی ہے اور خدا تعالیٰ اُنہیں موردِ عذاب بنا کر صفحۂ ہستی سے نابود کر کے رکھ دیتا ہے۔

الغرض مومنوں اور کافروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ مومنوں کے ساتھ سلوک میں اُن کی کوتاہیوں پر سرزنش بھی ہوتی ہے لیکن اُس سرزنش کے پیچھے اللہ تعالیٰ کا پیار جھلک رہا ہوتا ہے۔ جب مومن اس سرزنش سے فائدہ اُٹھا کر پھر سابق بالخیرات بن جاتے ہیں تو وہ اُن کے لئے کامیابیاں ہی کامیابیاں مقدر کر دیتا ہے۔ برخلاف اس کے کافروں کے ساتھ سلوک میں ڈھیل دینے اور انہیں خوشحالی کے فتنہ میں مبتلا کرنے کے پس پردہ خدا تعالیٰ کا غضب اندر ہی اندر اپنا کام کر رہا ہوتا ہے۔ ان کی وہ مادی خوشحالی اور بظاہر لامتناہی ترقی جسے وہ اللہ تعالیٰ کا انعام تصور کر رہے ہوتے ہیں اُن کے لئے تباہی کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔

اُس زمانہ میں جبکہ کافر اور نافرمان قوموں کو خدا تعالیٰ ڈھیل دے کر خوشحالی کے فتنہ میں مبتلا کرتا اور آزماتا ہے اس امر کا امکان ہوتا ہے کہ کہیں کمزور ایمان مسلمان ان اقوام کی مادی ترقیوں اور خوشحالیوں سے مرعوب ہو کر انکے اطوار کو اپنانے اور انکے نقشِ قدم پر چلنے کی طرف مائل نہ ہو جائیں اور یہ نہ سمجھنے لگیں کہ جب تک وہ خود ان اقوام کی پیروی نہ کریں گے ترقی نہ کر سکیں گے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو کافروں اور منافقوں اور اسی طرح دوسری نافرمان قوموں کے نقشِ قدم پر چلنے سے بڑی سختی سے منع فرمایا ہے کیونکہ ان کی پیروی کا مقصد بجز اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ اپنی شومئ قسمت سے وہ بھی اُس آخری عذاب میں حصہ دار بن جائیں جو ان اقوام کے لئے مقدر کر دیا جاتا ہے۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں علی الخصوص مغرب کی عیسائی اور دہریہ اقوام کی جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی نافرمانیوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے سزا دہی کے رنگ میں ان کے حال پر چھوڑ کر خوشحالی کے فتنہ میں مبتلا کیا ہوا ہے، تقلید نہ کرنے کی پُرزور تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

”غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی اور جیسے گدھ اور کُتے مُردار کھاتے ہیں انہوں نے مُردار پر دانت مارے۔ وہ خدا سے بہت دُور جا پڑے ہیں، انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی رُوح ان میں سے ایسی نکل گئی جیساکہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے۔ اُن کے اندر دُنیا پرستی کا جذام ہے جس نے اُن کے تمام اندرونی اعضا کاٹ دیئے ہیں۔ پس تم اس جذام سے ڈرو۔ میں تمہیں حدِ اعتدال تک رعایتِ اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اِس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نِرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اُس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے۔ ..... خبردار تم غیر قوموں کو دیکھ کر اُن کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دُنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے آؤ ہم بھی انہیں کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اُس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ اُن کا خدا کیا چیز ہے؟ صرف ایک عاجز انسان۔ اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے ہیں۔ میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم اُن لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا ہی کو سمجھ رکھا ہے۔ چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اُترتی ہے۔“

(کشتی نوح)

رحمت کا طلبگار ہوں یا ربّ

ہو جائے مرے حال پہ بھی نظرِ عنایت
نادم ہوں، پشیماں ہوں، گنہگار ہوں یا ربّ
زاہد کو تو اعمال پہ ہے اپنے بھروسہ
اور مَیں تری رحمت کا طلبگار ہوں یا ربّ

(محمد احسن امین آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آیتِ استخلاف کے مصداق صرف حضرت ابوبکر صدیق رضؓ ہی ہیں

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صراحت سے آیت استخلاف سے استنباط کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ خلافت دائمی ہے اور صرف ایک دو چار پر ہی ختم نہیں ہوتی بلکہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ چنانچہ آیت استخلاف اور بعض دوسری آیات سے استنباط کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:

"ان آیات کو اگر کوئی شخص تامل اور غور کی نظر سے دیکھے تو میں کیونکر کہوں کہ وہ اس بات کو سمجھ نہ جائے کہ خدا تعالیٰ نے اس امت کے لئے خلافت دائمی کا صاف وعدہ فرمایا ہے۔ اگر خلافت دائمی نہیں تھی تو شریعت موسوی کے خلیفوں سے تشبیہ دینا کیا معنے رکھتا تھا اور اگر خلافت راشدہ صرف تیس برس تک رہ کر پھر ہمیشہ کے لئے اس کا دور ختم ہو گیا تھا تو اس سے لازم آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا کہ اس امت پر ہمیشہ کے لئے ابواب سعادت مفتوح رکھے۔ کیونکہ روحانی سلسلہ کی موت سے دین کی موت لازم آتی ہے اور ایسا مذہب ہرگز زندہ نہیں کہلا سکتا جس کے قبول کرنے والے خود اپنی زبان سے ہی یہ اقرار کریں کہ تیرہ سو برس سے یہ مذہب مرا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس مذہب کے لئے ہرگز یہ ارادہ نہیں کیا کہ حقیقی زندگی کا وہ نور جو نبی کریمؐ کے سینہ میں تھا وہ توارث کے طور پر دوسروں میں چلا آوے"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۵۷)

پھر آپ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے اور خلافت کے دائمی ہونے کے ذکر پر لکھا:

"خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔ پس جو شخص خلافت کو صرف تیس برس تک مانتا ہے وہ اپنی نادانی سے خلافت کی علت غائی کو نظر انداز کرتا ہے"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۵۸)

پھر حضور نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ اس خیال کو حقیر خیال قرار دیا کہ خلافت صرف ایک شخص تک یا ایک عرصہ تک کے لئے ہی محدود تھی۔ آپ فرماتے ہیں۔

"یہ بھی یہ حقیر خیال خدا تعالیٰ کی نسبت تجویز کرنا کہ اس کو صرف اس امت کے تیس برس کا ہی فکر تھا اور پھر ان کو ہمیشہ کے لئے ضلالت میں چھوڑ دیا اور وہ نور جو قدیم سے انبیاء علیہم السلام کی امت میں خلافت کے آئینہ میں وہ دکھلاتا رہا۔ اس امت کے لئے دکھلانا اس کو منظور نہ ہوا۔ کیا عقل سلیم خدائے رحیم و کریم کی نسبت ان باتوں کو تجویز کرے گی؟ ہرگز نہیں"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۵۸)

پھر آیت استخلاف میں کما استخلف الذین من قبلھم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"پھر اس پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ جس حالت میں خدا تعالیٰ نے ایک مثال کے طور پر سمجھا دیا تھا کہ میں اسی طور پر اس امت میں خلیفے پیدا کرتا رہوں گا۔ جیسے موسیٰ کے بعد خلیفے پیدا کئے تو دیکھنا چاہیئے تھا کہ موسیٰ کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا۔ کیا اس نے صرف تیس برس تک خلیفے بھیجے یا چودہ سو برس تک اس سلسلہ کو لمبا کیا۔ پھر جس حالت میں خدا تعالیٰ کا فضل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہیں زیادہ تھا جیسا کہ اس نے خود فرمایا۔

وکان فضل اللہ
علیک عظیما۔

(نساء آیت ۱۱۴)

اور ایسا ہی اس امت کی نسبت فرمایا۔

کنتم خیر امۃ
اخرجت للناس۔

(آل عمران)

تو پھر کیونکر ہو سکتا تھا کہ حضرت موسیٰ کے خلیفوں کا چودہ سو برس تک سلسلہ ممتد ہو اور اس جگہ صرف تیس برس تک خلافت کا خاتمہ ہو جاوے"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۵۹)

بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ناقص خیال کو خلافت حقہ موعودہ آیت استخلاف کا مصداق صرف ایک ہی شخص یا صرف تیس سال تک ہی محدود ہے کو خلاف تقویٰ قرار دیتے ہوئے امت مسلمہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"سو اے لوگو! جو مسلمان کہلاتے ہو برائے خدا سوچو کہ اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ ہمیشہ قیامت تک تم میں روحانی زندگی اور باطنی بینائی رہے گی اور غیر مذاہب والے تم سے روشنی حاصل کریں گے اور یہ روحانی زندگی اور باطنی بینائی جو غیر مذہب والوں کو حق کی دعوت کرنے کے لئے اپنے اندر لیاقت رکھتی ہے یہی وہ چیز ہے جس کو دوسرے لفظوں میں خلافت کہتے ہیں۔ پھر کیونکر کہتے ہو کہ خلافت صرف تیس برس تک ہو کر پھر زاویہ عدم میں مخفی ہو گئی۔

"اتقوا اللہ اتقوا اللہ
اتقوا اللہ"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۵۹)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان واضح ارشادات سے آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہے کہ آپ کا ہرگز ہرگز یہ مذہب نہ تھا کہ آیت استخلاف کا مصداق صرف ایک ہی شخص یعنی حضرت ابوبکرؓ صدیق تھے۔ اور ان کے بعد کوئی خلیفہ بھی اس آیت کا مصداق نہیں ہوا۔ اس وضاحت کے بعد کسی شخص کا یہ سمجھنا یا لکھنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کسی کتاب میں اس کے خلاف لکھا ہے آپ کی طرف ایک ایسی بات کا منسوب کرنا ہے جو سراسر آپ کے ایمان عقیدہ اور تصریحات کے منافی ہے۔

ان تصریحات کی روشنی میں جب ہم حضور کی کتاب سر الخلافہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس ناقص خیال کا جس کا اظہار مسلک نے کیا ہے۔ کوئی ثبوت کتاب مذکور میں نہیں ملتا۔ یہ کتاب آپ نے جولائی ۱۸۹۴ء میں شائع فرمائی۔ اس کتاب میں جیسا کہ اس کے ٹائیٹل پیج کی عبارت سے ظاہر ہے مسئلہ خلافت پر جو اہل سنت والجماعت اور شیعوں میں زیر بحث چلا آتا ہے۔ سیر کن بحث کی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

ھذا الکتاب یحکم بین
الشیعۃ واھل السنۃ
ویھدی الی الحق فی
امر الخلافۃ"

(ٹائیٹل پیج سر الخلافہ)

یعنی یہ کتاب شیعوں اور اہل سنت والجماعت کے درمیان خلافت کے مسئلہ میں جو اختلاف ہے اس کے متعلق فیصلہ کن ہے اور جو حق بات ہے اس کی طرف راہ نمائی کرتی ہے۔ ظاہر ہے کہ شیعہ حضرات حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ حضرت عمرؓ فاروق اور حضرت عثمانؓ کے متعلق یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے نعوذ باللہ حضرت علیؓ کے حق خلافت کو غصب کر لیا اور اس سلسلہ میں طعن سے کام لیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شیعہ نظریہ کی تردید میں سیر کن بحث کر کے دلائل قطعیہ سے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اگرچہ چاروں خلیفہ برحق تھے۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ سب سے بڑھ کر اعلیٰ شان رکھتے تھے اور اسلام کے لئے وہ آدم ثانی تھے۔ بنظر غور اور انصاف اگر دیکھا جائے تو آیت استخلاف کے حقیقی معنوں میں تو وہی مصداق تھے۔ آپ فرماتے ہیں۔

ان اللہ قد وعد فی ھذہ
الآیات للمسلمین
والمسلمات انہ
سیستخلفن
بعض المومنین منھم
فضلا ورحما ویبدلنھم
من بعد خوفھم امنا
فھذا امر لا نجد مصداقہ
علی وجہ اتم واکمل
الا خلافۃ الصدیق۔

(سر الخلافہ صفحہ ۹)

یعنی اللہ تعالیٰ نے ان آیات استخلاف میں مسلمان مردوں اور عورتوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ان میں سے بعض کو اپنے فضل و رحم کے ساتھ خلیفہ بنائیگا اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا یہ ایسا امر ہے کہ علیٰ وجہ الاتم ** والاکمل تو حضرت ابوبکرؓ صدیق اس کے مصداق ٹھہرتے ہیں۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائیجیریا میں احمدیہ مشن کے پچاس سالہ قیام پر بعض خصوصی تقریبات

(مکرم محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے امیر و مبلغ انچارج نائیجیریا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نائیجیریا میں احمدیہ مشن کے قیام پر نصف صدی کا عرصہ بیت چکا ہے اور اس عرصہ میں جماعت غیر معمولی ترقیات کی طرف بڑھتی رہی ہے اگرچہ نائیجیریا میں جماعت ۱۹۱۶ء میں متعارف ہو چکی تھی مگر یہاں پر باقاعدہ احمدیہ مشن کی بنیاد ۱۹۲۱ء میں پڑی جبکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی اور عالم باعمل حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ کا ورود باسعود ہوا۔ آپ ۸ اپریل ۱۹۲۱ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق غانا سے لیگوس میں تشریف لائے اور یہاں پر چند ماہ قیام فرمایا۔ اس کے بعد آپ یہاں سے دوبارہ غانا واپس تشریف لے گئے، اسی سال دسمبر ۱۹۲۱ء میں دوبارہ لیگوس تشریف لائے اور اس طرح آپ کے بابرکت ہاتھوں سے احمدیہ مشن نائیجیریا کا قیام عمل میں آیا اور اسی وقت سے یہ مشن روز افزوں ترقی پذیر رہا۔

نائیجیریا میں احمدیہ مشن کے قیام کے نتیجہ میں اس علاقہ کے لوگوں میں عمومی طور پر اور مسلمانوں میں خصوصی طور پر بیداری کی ایک لہر پیدا ہوئی اور جماعت کو کئی نادر خدمات کا موقعہ ملا۔ چنانچہ اس علاقہ میں مسلمانوں کے لئے سب سے پہلا سکول مدرسہ تعلیم الاسلام کے نام سے حضرت مولانا نیر صاحب کے زمانہ میں قائم ہوا۔ اسی طرح مکرم جناب مولانا نسیم سیفی صاحب نے ایک اخبار "ٹروتھ" نکالا جو سب سے پہلا نائیجیریا میں مسلم اخبار ہے جو آج تک بڑی باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے اس طرح ہر میدان میں جماعت خدمتِ اسلام میں کوشاں رہی اور اس کے شیریں پھل برآمد ہوتے رہے اور ہو رہے ہیں جماعت کے باقاعدہ مشن کے قیام پر اب بفضل اللہ تعالیٰ ۵۰ سال پورے ہو چکے ہیں۔ اس پچاس سالہ مشن کے قیام کی یادگار کے سلسلہ میں نائیجیریا کی انتظامیہ نے بعض خصوصی تقریبات کا فیصلہ کیا ہے تاکہ انعاماتِ خداوندی کا بہتر رنگ میں شکر ادا کیا جا سکے اور ماضی کی خدمات کا مختصر جائزہ بھی لیا جائے کہ پروگرام کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱۔ امسال وسیع پیمانے پر ایک مسلم مشن کانفرنس ماہ دسمبر کے آخر میں انعقاد پذیر ہوگی جس میں نائیجیریا کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی تمام شاخیں شامل ہونگی اور اس سلسلہ میں ایک جامع اور مفید تقریری پروگرام مرتب کیا جائے گا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم وکیل التبشیر اور سربراہ مملکت نائیجیریا اور دیگر نامور افراد کو خصوصی پیغامات بھجوانے کے لئے درخواست کی جائیگی

۲۔ ایک نمائش کا انتظام یہاں کے مشہور تعلیمی ادارہ کنگز کالج کے ہال میں کیا جائے گا۔ اس نمائش میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم اور متعدد مزین اور خوبصورت اور نادر قرآنی نسخوں کو پیش کیا جائے گا یہ نمائش دسمبر کے دوسرے ہفتہ میں شروع ہوگی اور انشاء اللہ ایک ہفتہ تک کھلی رہے گی۔

۳۔ جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک بہت بڑا مقصد قرآن مجید کی اشاعت ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اس طرف خصوصی توجہ ہے اور حضور نے قرآن مجید کے نہایت ہی عمدہ اور سستے ایڈیشن فراہم فرمائے ہیں جماعت کی اس پچاس سالہ تقریب کو منانے کے سلسلہ میں قرآن کریم کی اشاعت زیادہ سے زیادہ کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ چنانچہ اسی سال نائیجیریا میں ان قرآن کریم کے دس ہزار نسخوں کو مفت اور رعائتی قیمت پر فراہم کیا جائے گا۔

۴۔ قرآن مجید کا یوروبا زبان میں ترجمہ شائع کرنے کے لئے کوشش کی جائیگی یہ امر قابل ذکر ہے کہ ترجمہ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ البتہ اس کی دہرائی کا کام جماعت کے مخلص دوست ڈاکٹر اسمٰعیل باڈگن لیکچرار اباڈان یونیورسٹی کر رہے ہیں اور اسے صاف طور پر ٹائپ کروا دیئے ہیں۔ مکمل ہونے پر اسے پریس میں دیا جائیگا اس قرآن کریم کی اشاعت اس علاقہ کے لوگوں کی دیرینہ خواہش کی تکمیل کا باعث ہوگا۔ (انشاء اللہ)

۵۔ لیگوس میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کے لئے سنگِ بنیاد اسی تاریخی موقعہ پر رکھا جائے گا تاکہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے مطابق ایک وسیع اور شاندار مسجد تعمیر کی جائے موجودہ مسجد محترم حکیم فضل الرحمان مرحوم نے ۱۹۲۳ء میں تعمیر کروائی تھی مگر اب جماعتی ضروریات کے لئے ناکافی ہے مسجد کا نقشہ بن چکا ہے اور منظوری کے لئے سرکاری حکام کو دیا جا رہا ہے اس مسجد کی تعمیر بھی جماعت کی عظیم ضرورت اور خواہش کو پورا کرنے کا باعث ہوگی۔

۶۔ جماعت کی گذشتہ پچاس سالہ تاریخ کو محفوظ کرنے کے لئے باتصویر ٹروتھ کا ایک خاص نمبر سوونیئر کی صورت میں شائع کیا جائے گا۔ یہ رسالہ جماعت کی گذشتہ پچاس سالہ روز افزوں ترقی کا آئینہ دار ہوگا اس کا ابتدائی کام شروع ہو چکا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پروگرام کو عملی رنگ میں لانے کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت کے لئے ترقی فرمائے اور نئے راستے پیدا فرمائے۔ آمین

مجاہدین تحریک جدید توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں جو کام تمہارے سپرد کیا گیا ہے وہ اس زمانہ کے کام سے بہت بڑا ہے۔ تمہارا کام شیطان کو کچلنا ہے۔ اور ایسے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے مبعوث کیا ہے جب کہ تمام دنیا کے لوگوں کے دلوں میں شیطان نے قبضہ کیا ہوا ہے"

تحریک جدید کے ذریعہ اکنافِ عالم میں بسنے والے تمام انسانوں کے دلوں میں اسلام اور حضرت اقدس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کو پیدا کرنے کے لئے ایک عظیم الشان مہم جاری ہے۔ سو ہماری جماعت کے تمام مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لیں تاکہ سیدنا حضرت فضلِ عمر المصلح الموعودؓ کی یہ پاکیزہ خواہش جلد از جلد پوری ہو۔

شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفےٰ ہو (کلام محمود)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

زمیندارہ مجالس انصار اللہ کے عہدیداران اور اراکین کی خدمت میں

ایک نہایت دردمندانہ اپیل

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک قرآن مجید میں مومنوں کو غور کرنے کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ یہ اس لئے کہ کسی چیز کی حقیقت کی تہ تک پہنچنا بغیر بار بار کے گہرے غور و فکر کے ممکن ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے زمینداروں پر بے حد فضل فرمایا ہے۔ اور ایک ایسا اعزاز بخشا ہے۔ کہ اس پر جس قدر بھی فخر کیا جائے تھوڑا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی اصلاح کے لئے زمینداروں میں سے اپنا مامور مبعوث فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس احسانِ عظیم پر ہر زمیندار احمدی کی روح اس کے آستانہ پر جھک جانی چاہیئے پر اس لئے کہ ایسے اعزاز اور خدمت کے ایام صدیوں کے بعد نصیب ہوتے ہیں اور وہ بھی محض خدا تعالیٰ کے فضل سے شکر گزاری کا تقاضا تھا اور ہے کہ ہر زمیندار احمدی خدمت سلسلہ میں اس قدر حساس ہو جائے کہ اسے اپنی ذمہ داری نبھانے کے سلسلہ میں کسی یاد دہانی اور توجہ دلانے کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ امید ہے کہ زمیندارہ مجالس کے جملہ عہدیداران اور اراکین جائزہ لیں گے کہ آیا میری استدعا کے مطابق ان کی خدمت کا رنگ ایسا ہے کہ ان کو مرکز کی طرف سے بار بار بجٹ بھجوانے اور وصولیوں کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت پیش نہ آتی ہو؟ خدمت کا یہ ڈھنگ اختیار کرتے ہیں ہماری اپنی ہی بھلائی ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کے کام کبھی بھی بندوں کی مدد کے محتاج ہوا کرتے ہیں؟

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان سالانہ جامعہ احمدیہ سنہ ۱۹۷۲ء

رول نمبر	نام		نتیجہ
	درجہ خامسہ		
۷۰۱	منیب اللہ زاہد		۷۵۱/۱۱۵۰
۷۰۲	رشید احمد ارشد		۷۸۵ اوّل
۷۰۳	انعام الحق کوثر		۷۵۴
۷۰۴	سجاد احمد		۶۵۱
۷۰۵	مرزا محمود احمد		۶۶۵
۷۰۶	سید شمشاد احمد		۶۸۹
۷۰۷	محمد ذکریا خان		۶۰۲
۷۰۸	عبدالشکور بیگ	نمبر بعد میں	پاس
۷۰۹	مفتی احمد صادق		۷۲۶
۷۱۱	محمد یوسف یاسن		۶۴۵
۷۱۲	شریف احمد	نمبر بعد میں	پاس
۷۱۳	محمد یوسف نیّر		۶۱۲
۷۱۴	محمد سلیمان		۶۴۳
	درجہ رابعہ		
۷۲۱	مبشر احمد کاہلوں		۷۲۹/۱۱۵۰
۷۲۲	نسیم احمد باجوہ		۷۱۹
۷۲۳	عبدالمنان طاہر		۷۵۲ اوّل
۷۲۴	ملک عبدالحفیظ		۶۲۷
۷۲۵	خالد احمد شمس		۶۱۲
۷۲۶	حامد کریم		۶۴۸
۷۲۷	محمود احمد		۶۴۸
۷۲۸	داؤد احمد		۶۰۹
۷۲۹	حفیظ احمد		۵۹۰
۷۳۰	مظفر احمد منصور		۶۵۶
۷۳۱	عبدالقدیر فیاض	نمبر بعد میں	پاس
۷۳۲	مقبول حسین	نمبر بعد میں	پاس
	درجہ ثالثہ		
۷۴۱	عبدالباسط طارق		۹۱۷/۱۲۲۵ اوّل
۷۴۲	حبیب اللہ احمدی		۷۴۸
۷۴۳	عبدالرشید یحییٰ		۸۲۳
۷۴۷	حافظ محمد صدیق		۶۸۹
۷۵۲	سیفی ظفر احمد	نمبر بعد میں	پاس
۷۵۳	لئیق احمد طاہر		۷۱۱
۷۵۴	ظفر احمد سرور		۶۲۲
	درجہ ثانیہ		
۷۶۲	نسیم مہدی		۹۲۶ (سپلیمنٹری امتحان)
۷۶۳	تصور احمد		۸۹۳/۱۲۲۵ اوّل
۷۶۵	مغفور احمد		۷۵۳
۷۶۶	میر عبدالقدیر		۷۴۵
۷۶۹	نسیم احمد چیمہ		۶۳۳

رول نمبر	نام	نتیجہ
۷۷۰	عبدالشکور	۶۱۵
۷۷۳	نثار احمد خان	۶۲۷
۷۷۹	عبدالمنان ناصر	۷۳۲
	درجہ اولیٰ	
۷۸۲	کرامت اللہ خادم	۸۳۹/۱۲۰۰ اوّل
۷۸۳	منور احمد خان	۷۵۱
۷۸۶	امداد الرحمن	۷۴۰
۷۹۱	نصیر احمد	۶۶۲
۸۰۶	سمیع اللہ قیصر	۷۱۲
۸۰۷	عمر علی طاہر	۷۲۱
۸۰۹	منیر احمد عابد	۷۶۵
۸۱۲	حبیب اللہ باجوہ	۶۶۴
	درجہ ممہدہ	
۸۲۱	ابراہیم بن یعقوب	۴۹۱/۸۲۵
۸۲۳	محمد بن صالح	۴۵۶
۸۲۴	لئیق احمد طاہر	۵۰۰
۸۲۵	منیر احمد	۴۶۳
۸۲۷	مبارک احمد ساجد	۶۵۶
۸۲۸	محمد سیم	۵۳۲
۸۲۹	محمد اشرف طاہر	۴۷۱
۸۳۰	طارق محمود	۴۶۲
۸۳۲	محمد صادق فاروقی	۴۲۰
۸۳۳	مشتاق احمد	۴۷۵
۸۳۴	نصیر احمد قمر	۶۱۹
۸۳۵	محمد طارق اسلام	۶۰۰
۸۳۷	جمال الدین	۵۴۸
۸۳۸	منصور احمد مبشر	۵۲۳
۸۳۹	محمد طارق محمود	۵۲۰
۸۴۳	عزیز الرحمن	۵۲۴
۸۴۴	بشارت احمد محمود	۶۰۴
۸۴۵	نصیر احمد	۴۴۳
۸۴۸	ریاض احمد	۶۴۴
۸۵۱	رستم علی شاد	۵۳۴
۸۵۲	حافظ مظفر احمد	۷۰۰ اوّل
	الفصل الخاص	
۸۶۱	ذکر اللہ ایوب	۵۱۲/۶۵۰ اوّل
۸۶۲	محمد علی کاڑے	۴۴۵
۸۶۳	مطیع الرحمن	۴۲۸

مندرجہ ذیل طلباء کمپارٹمنٹ میں آئے ہیں:-

صرف و نحو: ۷۴۴ ، ۷۴۵ ، ۷۴۶ ، ۷۴۹ ، ۷۷۶ ، ۷۹۷

قرآن مجید: ۷۷۴ ، ۷۷۸ ، ۸۲۲ ، ۸۳۱ ، ۸۴۷

انشاء: ۷۹۲ ، ۷۹۹ ، ۸۰۸ ، ۸۱۰

قرآن مجید و صرف: ۸۲۶

قرآن مجید و منطق: ۷۶۸

نحو و انشاء: ۷۷۲

نحو: ۷۷۷

صرف و انشاء: ۷۸۹ ، ۷۹۰

صرف: ۸۴۷

رول نمبر ۷۶۱ اور رول نمبر ۷۶۷ کا نتیجہ بوجہ لازمی شرائط کے پورا نہ ہونے کے روک لیا گیا ہے۔

نوٹ:-

کمپارٹمنٹ کا امتحان دینے والے ۱ ستمبر کو حاضر ہو کر ناظم امتحانات کے پاس رپورٹ کریں۔

(پرنسپل)

عشرہ وصولی تحریکِ جدید

از یکم تا ۱۰ ستمبر ۱۹۷۲ء (تبوک ۱۳۵۱ھش)

تمام مجالسِ خدام الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ شعبہ تحریک جدید مرکزیہ کے زیر انتظام تمام مجالس مورخہ یکم ستمبر سے دس ستمبر تک تحریک جدید کا عشرہ وصولی منا رہی ہیں۔ اس عشرہ کو نتیجہ خیز بنانے کے لئے تمام مجالس کو باقاعدہ منصوبہ بندی سے کوشش کرنا ہوگی۔ اس ضمن میں اصولی ہدایات ایک پمفلٹ کی شکل میں ارسال کی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدام اور مجالس کو ثمر آور کام کی توفیق حاصل ہو۔ آمین۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نیلام سامان تعمیر

مسجد اقصیٰ کی تعمیر کا کچھ بچا ہوا سامان موجود ہے جو بذریعہ نیلام فروخت کیا جائے گا۔ یہ سامان نیلامی سے ایک گھنٹہ پہلے دیکھا جا سکتا ہے۔

نیلامی مورخہ ۲۵ ماہ حال ۶ بجے شام مسجد اقصیٰ کے احاطہ میں ہوگی۔ جو چیزیں نیلام ہوں گی ان کی فہرست اسی تاریخ کو دفتری اوقات میں دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں دیکھی جا سکتی ہے۔

(سیکرٹری تعمیر کمیٹی مسجد اقصیٰ)

درخواست دعا

۱۔ میرے ابا جان ۳ ماہ سے بھی زیادہ عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ بیماری کا اثر دائیں جانب ہے۔ چل بھی نہیں سکتے۔ قارئین الفضل دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو مکمل صحت عطا فرمائے۔

(رشیدہ ناہید رعنا۔ آفتاب منزل۔ محسن آباد لاہور)

۲۔ میرا بھتیجا فیاض احمد عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب کرام سے جلد مکمل شفا یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد نواز مومن دفتر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے بچّوں کو نوعمری میں ہی عقل اور ایمان میں پختگی حاصل کرنی چاہیئے

اگر ہر بچہ یہ عہد کر لے کہ میں نے ابراہیم بننا ہے۔ تو پھر وہی کچھ وہ بن جائے گا

(فرمودہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"خدا کے اس وعدہ پر یقین رکھو کہ اسلام اور احمدیت نے دنیا پر غالب آنا ہے۔ اگر یہ فتح تمہارے ہاتھوں سے آئے تو رسول کریمؐ کی شفاعت تمہارے لئے وقف ہوگی کیونکہ تم اسلام کی کمزوری کو قوت سے اور اس کی شکست کو فتح سے بدل دو گے۔ خدا کہے گا کہ قرآن کریم میں نے نازل کیا ہے لیکن اس کو دنیا میں قائم ان لوگوں نے کیا ہے پس اس کی برکات تم پر ایسے رنگ میں نازل ہوں گی کہ تم اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرو گے اور وہ تمہاری اولاد کو بھی ترقیات بخشے گا۔"......

۲۔ سلسلہ کا لٹریچر پڑھو۔ عام طور پر سلسلہ کا لٹریچر چھاپنے والوں کو یہ شکایت ہے کہ لوگ ہم سے کتابیں نہیں لیتے۔ حالانکہ یاد رکھو وہ مفت ملیں تو کوئی حرج نہیں لیکن سلسلہ کی کتابیں لینا اور ان کو پڑھنا بڑی اہم چیز ہے پس ان کتابوں کو پڑھو تاکہ اپنی زندگی میں خود بھی فائدہ اٹھاؤ اور اپنی بعد میں آنے والی نسلوں کو بھی فائدہ پہنچاؤ۔"

ہمارے نوجوان خصوصاً جو بچے وغیرہ آئے ہیں ان کو خدا تعالیٰ ایسی توفیق دے کہ وہ جب جلسہ سے اٹھیں تو وہ عمر میں تو بچے ہوں لیکن عقل اور ایمان میں بڈھے ہو چکے ہوں۔ تاکہ ان کے ذریعہ ایک نئی ابراہیمی نسل چلے تم میں سے ہر بچہ اگر اپنے دل میں یہ عہد کر لے کہ میں نے ابراہیمؑ بننا ہے میں نے علیؓ بننا ہے میں نے نبیؐ بننا ہے تو پھر وہی کچھ وہ بن جائے گا۔"

"تو تم میں سے ہر بچہ ابراہیمی نمونہ کی نقل کر سکتا ہے آخر وہ اس وقت تو دس سال کے قریب ہی کے بچے ہوں گے گویا ابراہیمؑ کے دین کی بنیاد اور ابراہیمی برکتوں کی بنیاد تو دس سال کی عمر ہی میں پڑ چکی تھی۔ خدا تمہیں بھی ان باتوں کے سننے کے بعد ابراہیمی ایمان بخشے۔

ابراہیمؑ کی نسل میں بھی ان کے ایک بیٹے سے بارہ امام بنے تھے۔ اسی طرح حضرت علیؓ سے بھی بارہ امام پیدا ہوئے مگر آتا ہے کہ بعض مخلص لوگ فوت ہوتے ہیں تو ان کے بیٹے ہی خراب ہو جاتے ہیں۔ اور بعض کا پوتا خراب ہو جاتا ہے مگر علیؓ کے اندر کیسا ابراہیمی ایمان تھا اور ابراہیمؑ کے اندر کیسا ایمان تھا کہ بارہ نسلوں تک جا کر ان میں یہ ذمہ داری کا احساس چلتا چلا گیا کہ ہم نے دین کی خدمت کرنی ہے اگر ہمارے بچے بھی یہ ارادہ کر لیں تو پھر کوئی فکر نہیں خدا تعالیٰ نے تو آخر مرنا ہے خدا تعالیٰ نے آدم کے زمانہ سے لے کر آج تک ہر ایک کے لئے موت مقرر کی ہوئی ہے مگر جب یہ بچے بڈھے بن جائیں گے تو پھر کوئی فکر نہیں ہوگی کہ دین کا کیا بنے گا۔ یہی تو دس سال کے بچے ایسے حافظ و بہادر بنیں گے کہ دنیا ان سے ٹکرائے گی تو دنیا کا سر پاش پاش ہو جائے گا۔ مگر یہ اپنے مقام سے نہیں ہٹیں گے اور احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا کے رہیں گے۔ لیکن یہ ہمارے کام دعاؤں سے ہو سکتے ہیں ہمارے اختیار میں تو خود اپنا دل بھی نہیں ہوتا لیکن خدا کے اختیار میں ہمارا بھی دل ہے ہماری اولادوں کا بھی دل ہے اور اولادوں کی اولادوں کا بھی دل ہے ہمیں تو دس بارہ نسلیں کہنے سے بھی شرم آتی ہے کیونکہ نظر تو یہ آتا ہے کہ بارہ تک پہنچنا بھی ہمارے اختیار میں نہیں۔ اگر یہ دریا کی لہر ہمارے زمانے میں سے گزرے تو خبر نہیں بارہ نسلوں تک بھی پہنچے گی بھی یا نہیں۔ مگر خدا کی یہ طاقت ہے کہ وہ بارہ ہزار نسلوں تک پہنچا دے اس لئے آؤ ہم دعا کریں کہ خدا اس جلسہ کو بابرکت کرے اور اللہ تعالیٰ ہماری اولادوں کو ہزار ہا پشتوں تک دین کا بوجھ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیشہ ان میں ایسے کامل انسان پیدا ہوں جو اللہ تعالیٰ سے براہ راست تعلق رکھنے والے ہوں اور اس کے دین کی اشاعت کرنے والے ہوں تاکہ احمدیت اور اسلام کا پیغام دنیا میں پھیل جائے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو جائیں۔ اپنی طاقت سے نہیں اپنی قوت سے نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیونکہ یہ طاقت خدا ہی کی ہے ہم میں نہیں ہمارا دعویٰ کرنا باطل ہے کیونکہ جانتے ہیں کہ اگر ہماری اولادوں میں سے کسی کو خدمت دین کی توفیق ملتی ہے تو ہماری وجہ سے نہیں ملتی خدا کی وجہ سے ملتی ہے۔ ہم میں اس کی توفیق نہیں ہے۔ اگر ہم میں توفیق ہوتی تو ہم اپنی ساری اولادوں کو ٹھیک کیوں نہ کر لیتے۔

(الفضل ربوہ ۲۳؍۸ تا ۵؍۸)

سونے کا نصابِ زکوٰۃ

سونے کے نصاب کے لئے چاندی معیار ہے۔ یعنی جس شخص کے پاس پورا ایک سال کم از کم اس قدر سونا موجود رہے کہ اس سے ۵۲½ تولہ چاندی خریدی جا سکے۔ تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اس سونے کا چالیسواں حصہ یا اتنے حصہ کی قیمت بطور زکوٰۃ واجب ہوگی۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

حب اکسیر اٹھرا

اٹھرا کا بفضل تعالیٰ کامیاب علاج

مکمل کورس -/۲۰ روپے

حب نور چشم

اولاد نرینہ کا بفضل تعالیٰ کامیاب علاج

مکمل کورس بیس روپے

المنار دواخانہ ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا عزیز محمد رشید فاضل بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ کمزوری مسلسل بڑھ رہی ہے۔ بعض اوقات شدید ضعف کے باعث حالت بہت تشویشناک ہو جاتی ہے۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

(محمد اسمٰعیل ہیڈ کاتب الفضل ربوہ)

ہمارے محبوب آقا کی محبوب خواہش

ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سالانہ اجتماع پر بچوں کے ذکر میں فرمایا:۔

"جن کو ہم بچے (یعنی خدام ناقل) کہتے ہیں ان کو ہم آگے کیسے نکلنے دیں گے۔ کوشش تو یہی ہونی چاہیئے خواہش بھی یہی چاہیئے دنیا سے تو آگے نکلیں اور ان کو نکلنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے ان پر اور ہم بھی لیکن جب ہمارا یعنی چالیس سال سے بڑی عمر والوں کا مقابلہ ان کے ساتھ ہو تو پھر ہماری خواہش یہی ہونی چاہیئے کہ وہ اور بھی ترقی کریں لیکن ہم ان سے زیادہ ترقی کریں۔"

پس برادران جب تک انصار اللہ کا ایک ایک رکن اور عہدیدار حضور انور کے مندرجہ بالا ارشاد کو ہر وقت ذہن میں رکھ کر جدوجہد اور دعا نہیں کرتا مطلوبہ مقصد (ٹارگٹ) کے حصول کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خدا کرے ہم سب خدمت کے ان ایام کی جو کہ صدیوں کے بعد اور وہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے نصیب ہوئے ہیں ان کی حقیقی معنوں میں قدر کرنے والے بن جائیں تا آنے والا اجتماع ہمارے لئے بھرپور خوشیاں اور مسرتیں لانے والا ہو۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نوٹس نیلام۔ محکمہ جنگلات

محکمانہ کٹائی و بھرتی بندی شدہ لکڑی سوختنی از گولے والا و ماچھو سیل ڈپو نیز لکڑی عمارتی و سوختنی از چکوک لیہ و فتح پور رینج کا نیلام عام مورخہ ۵-۸-۷۲ کو بوقت ۸ بجے صبح بمقام گولے والا فارسٹ کالونی اور ۲ بجے تمام ماچھو فارسٹ کالونی منعقد ہوگا۔ منظور کردہ نیلام صرف فرم پر رسائی کئے جائیں گے۔ لاٹ وارہ و دیگر تفصیلات دفتر ہذا سے کسی بھی دن اوقات دفتر میں حاصل کی جا سکتی ہیں۔

مہتمم جنگلات۔ لیہ فارسٹ ڈویژن لیہ

IPL 1575